حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی جنگوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ان میں سے بہت سے جنگیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں لڑیں گئیں۔ان میں سے ایک جنگ حیرہ تھی جو ربیع الاول ۱۲ ہجری میں لڑی گئی۔ حیرہ عیسائی عربوں کا قدیم مرکز تھا اور اس کا حکمران ایک ایرانی تھا۔

حیرہ کے سربراہ کو جب علم ہو گیا کہ حضرت خالد بن ولید اپنی فوج کے ساتھ پانی کے راستہ سے آئیں گے تو اس نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ دریائے فرات کا پانی بند کر دیا جائے تا مسلمانوں کی کشتیاں پھنس جائیں اور اس طرف نہ آسکیں۔جب ایسا کیا گیا تو حضرت خالد نے کچھ لوگوں کے ہمراہ دریا کا پانی بند کرنے والوں پر حملہ کر کے ان کا خاتمہ کر دیا۔اور دریا میں پانی جاری کیا جس کے باعث مسلمان اپنی کشتیوں کے ذریعہ حیرہ پہنچ گئے۔

حیرہ کا حاکم مسلمانوں کے آنے پر بھاگ گیا۔ لیکن لوگ پھر بھی جنگ کیلئے تیار تھے۔انہوں نے اپنے آپکو وہاں کے چار قلعوں میں بند کر کے جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ مسلمانوں نے ان چار قلعوں کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت خالد بن ولید نے ہدایت فرمائی کہ پہلے ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دو۔ اگر وہ اسے قبول کر لیں تو ان کا اسلام مان لو۔اور اگر اس سے انکار کریں تو پھر ان سے جنگ کرو۔آخر کار جب جنگ ہوئی تو مسلمانوں نے حیرہ کو فتح کر لیا اور وہاں کے رہنے والے جزیہ دینے پر آمادہ ہو گئے۔

چونکہ عراق کے اس علاقہ کے لوگ عرب تھے اس لئے حضرت خالد بن ولید کو یہ امید تھی کہ وہ اسلام قبول کر لیں گے لیکن وہ عیسائی ہی رہے۔آخر کار ان سے معاہدہ کیا گیا جس میں لکھا گیا کہ یہ وہ معاہدہ ہے جو خالد بن ولید نے حیرہ کے سرداروں سے کیا ہے اور حیرہ والے اس معاہدہ پر راضی ہیں۔ ہر سال ان کی حفاظت کے عوض ان سے ایک لاکھ نوے ہزار درہم وصول کیا جائیگا۔اور اگر ان کی حفاظت نہ کر سکیں تو ان پر کوئی جزیہ نہیں۔ اگر انہوں نے اپنے کسی قول یا فعل سے غداری کی تو یہ معاہدہ فسخ ہو جائیگا۔

حضرت خالد بن ولید کی فتح کے بعد یہاں کے لوگوں نے آپ کو تحائف پیش کئے۔ حضرت خالد بن ولید نے ان تحائف کو حضرت ابو بکر کے پاس بھیج دیا۔ حضرت ابو بکر کے انصاف کا ملاحظہ ہو کہ انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ ان تحائف کو بطور تحائف نہیں بلکہ بطور جزیہ قبول کیا جائے گا۔ مسلمانوں نے حیرہ کے لوگوں سے بہت اچھا سلوک کیا جس کی وجہ سے حیرہ کے ارد گرد کے علاقہ کے لوگوں نے بھی اسلامی حکومت کو تسلیم کرکے جزیہ دینا قبول کرلیا۔

حیرہ کی فتح بہت اہم فتح تھی اور ایرانی سلطنت کے خلاف یہ شہر مسلمانوں کا مرکز بن گیا۔ اس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے عراق کے تمام لوگوں سے روابط قائم کرلئے اور ان سے معاہدے کرلئے۔ اسی دوران ایرانی سلطنت میں آپسی تصادم بہت بڑھ گیا تھا۔ اس کو دیکھتے ہوئے حضرت خالد بن ولید نے ایرانی سلطنت کے مختلف سربراہان کو خطوط لکھے۔ ان خطوط میں لکھا گیا کہ یہ خط خالد بن ولید کی طرف سے بادشاہانِ فارس کے نام ہے۔ اللہ ہی کیلئے تمام حمد ہے جس نے تمہارے نظام کو توڑ دیا اور تمہاری قوت کمزور کردی۔ جب تمہیں میرا یہ خط مل اسلام قبول کرو۔ محفوظ رہوگے۔ یا پھر صلح کا معاہدہ کرکے جزیہ دینے پر راضی ہو جاؤ۔ ورنہ اللہ کی قسم، میں ایسی فوج لیکر تمہارے پاس آؤنگا جو موت سے ایسی ہی محبت کرتی ہے جیسی تم زندگی سے محبت کرتے ہو۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایرانی افواج کے ساتھ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی دیگر جنگوں کا ذکر فرمایا۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ اگلے جمعہ سے جلسہ سالانہ یوکے شروع ہوگا اور تمام شاملینِ جلسہ اور ڈیوٹی کرنے والوں اور جلسہ کی کامیابی کیلئے دعا کی تحریک فرمائی۔